# بزمِ ثقافت

مکرمی و معظمی جناب سید رئیس احمد جعفری صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ۔ آپ کی عظیم تصنیف " تاریخ دولتِ فاطمیہ " میری نظر سے گزری۔ مجھے تاریخی کتابیں پڑھنے کا بہت شوق ہے ۔ آج تک ایسی مدلل اور تعصب و اعتساب سے بالاتر اسلامی تاریخی کتاب تاریخ کے آئینے میں میری نظر سے نہیں گزری ۔ مسلم مؤرخوں کی کثیر تعداد نے ہمیشہ ' دولت بنی فاطمہ ' کے کارناموں اور علمی و ادبی ذوق اور مذہبی افکار کو نشانۂ عدف بنایا اور حقائق کو تعصب کی تاریک عینک سے دیکھا ۔ غیر مسلم مؤرخوں پر تو شکوہ و گلہ نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ اسلامی عظمت ، جاہ و جلال ، نظام سلطنت اور حسن و خوبی کو کبھی تحسین و آفرین کے جذبات سے نہیں دیکھ سکتے ۔ وہ کیسے برداشت کرتے کہ بغداد ، اسپین اور قاہرہ کے عظیم الشان ، فلک بوس ایوانوں پر اسلامی پھریرے لہرائیں مگر مقام افسوس ہے کہ سوائے ابن خلدون طبری وغیرہ کے اور کسی اسلامی مورخ نے کشادہ دلی اسلامی رواداری ، بلند نظری اور حقائق کو عامۃ الناس کے سامنے پیش کرنے سے ہمیشہ پس و پیش کیا اور تحقیق و تجسس کی پُر خار و پُر خطر وادیوں کی بجائے تقلیدی ، جذباتی اور روائتی مثالوں کو پیش نظر رکھا اور بحر زخار کے نیچے مدفون تاریخی دربے بہا خزائن کو نکالنے کے لیے غواصی نہیں کی جس کی وجہ سے دولت فاطمیہ کی مکمل طرز زندگی ، نظام سلطنت ، عقائد و افکار ، مسخ شدہ اور طعن و تشنیع سے بھرپور حالات میں جمہور کے سامنے پیش ہوتی رہی ، اور اس کی وجہ سے نہ صرف عامۃ الناس ، متوسط طبقہ بلکہ مخصوص علمی و ادبی گروہ بھی تعصب کی تند و تیز

موجوں میں تنکوں کی طرح بہہ گئے، اور کسی مرد مجاہد نے جذب قلندرانہ سے قلمی جہاد بالسیف سے کام نہیں لیا۔ آپ کی تصنیف "تاریخ دولت فاطمیہ" پڑھ کر بہت خوشی و مسرت ہوئی کہ آپنے ملت اسلامیہ کے سامنے حقائق کے آئینے میں تاریخی مستند مواد پوری شرح و بسط سے پیش کیا،

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا (اقبال)

اس قحط الرجال میں آپکے جذبۂ حق گوئی، جودت فکر، تعصب سے بالاتر، بغض و عناد کی مکروہ وادی سے دور، تاریخی حقائق و شواہد کے قریب تر اپنے گراں مایہ تاریخی، علمی خزانہ کو اہل فکر و نظر کے سامنے پیش کرنا آپ ہی کا حق ہے۔ جو کہ آپکے ذوقِ سلیم، پر شاہد ہیں۔ علمی تجسس، رواداری اور بلند نظری کا زندہ ثبوت ہے۔ حقائق اظہر من الشمس ہیں کہ باشعور طبقہ اس در بے بہا کا متلاشی ہے جو کہ تعصب و عناد کے گہرے گرد و غبار میں پنہاں ہو کر اہل فکر و نظر کے فہم و ادراک اور احاطۂ تجسس سے دور ہو گیا ہے۔ خداوند عزوجل آپ ایسے اہل قلم، عظیم ادیب، بے باک علمی مجاہد، ملک کے مایۂ ناز سنجیدہ سخنور کو حقائق کی نقاب کشائی کرنے کی مزید اعلیٰ ہمت و استقامت بخشے۔

یقیناً ادارۂ ثقافت اسلامیہ کی یہ کاوش ایک ملکی اور اسلامی خدمات کے مترادف ہے خدا کرے کہ یہ تاریخی سلسلہ جاری رہے۔ آمین ثم آمین!

دارا و سکندر سے وہ مست فقیر اولیٰ
جس فقر سے آتی ہو بوئے اسد اللہی (اقبال)

فقط والسلام۔ آپ کا مخلص الواعظ غلام حسین ہاشم۔

خوجہ محلہ حیدر آباد (مغربی پاکستان)

# مقالات

# ابہام شعری

"اقبال کہتا ہے:

درین گلشن پریشاں مثل بویم
نمی دانم چہ می خواہم چہ جویم
برآید آرزو یا بر نیاید
شہید سوز و ساز آرزویم

زمین پر اعلیٰ ترین عظمت کہاں ملتی ہے، نہ ابد نہ ازل، نہ خیر کل، نہ عقل کل، نہ جمال سرمدی، یہ سب مبہم حقیقتیں ہیں جن کے قریب شاعری ہمیں لے جاتی ہے لیکن جن تک پہنچانے سے یہ معذور ہے۔ بہرحال شعر کی پرواز ہمیں ان فضاؤں تک تو لے جاتی ہے جہاں فرشتوں کے پر جلتے ہیں، شعر کی ایک حد تک کامیاب لیکن پھر بھی ناکام پرواز سے ابہام کس طرح پیدا نہ ہو"۔

(میاں شریف)